نام کتاب : جمعہ کے دن ہم کیا کریں؟

مصنف : مولانا غیاث احمد رشادی

صفحات : ۳۳

تعداد اشاعت : ایک ہزار

سنۂ اشاعت : ستمبر ۲۰۰۱ء

کمپیوٹر پروسس : محمد مجاہد خان

مکتبہ سبیل الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد

قیمت : Rs.10/-

ناشر : مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ ۶۷۵

16-9-408/P/45، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔ 36

ملنے کے پتے

١) مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ ۶۷۵

16-9-408/P/45، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد، انڈیا۔ 36

فون: 30909889، ای میل: maktabasabeelulfalah@yahoo.com

٢) ھدیٰ دستی بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد

٣) حسابی بک ڈپو، مچھلی کمان، حیدرآباد

٤) کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد

٥) ہندوستان پیپر ایمپوریم، مچھلی کمان، حیدرآباد

٦) رشادی بک ڈپو، مسجد باگ سوار، میجسٹک، بنگلور

٧) مولانا شکیل احمد رشادی بنگلوری، مدرسہ کاشف الھدیٰ، نومبل، چینائی

فہرست

سلسلہ نشان	مضامین	صفحہ نمبر

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وجہ تالیف

ہر آنے والا دن پچھلے دن کے مقابلہ میں آدمی کیلئے مصروف ترین ہوتا جارہا ہے، کسب معاش کی فکر میں ہر شخص صبح وشام مشغول ہے،اہل وعیال کی خاطر اسکا ہمہ تن منہمک رہنا واجبی بھی لگتا ہے، لیکن اس مصروفیت کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ اللہ تعالیٰ کے احکامات سے غفلت کا شکار ہورہا ہے، جس کا کھلا ثبوت ہماری مسجدیں ہیں کہ محلّہ کی ہزاروں کی آبادی میں محض گنتی کے چند افراد یہاں پنج وقتہ نمازوں کیلئے جمع ہوتے ہیں، ہاں! ہفتہ میں ایک مرتبہ جمعہ کی نماز کیلئے مسلمان بکثرت جمع ہوتے ہیں اور اپنی اجتماعیت کا ثبوت پیش کرتے ہیں، لیکن جمعہ کی نماز کے فرض عین ہونے اور اس کی بڑی فضیلت اور امتیازی شان ہونے کے باوجود مسلمانوں میں بہت سے افراد محض کاروبار یا ملازمت کا بہانہ بنا کر جمعہ کی نماز ترک کردیتے ہیں۔

جمعہ کی نماز کا اہتمام نہ کرنے کا ثبوت عیدین کی نماز سے ملتا ہے کہ اگر تمام مسلمان نماز جمعہ ادا کرنے کے عادی ہوتے تو عیدین میں جس طرح مسجدیں اور عیدگاہیں بھر جاتی ہیں اسی طرح جمعہ کی نماز کے وقت بھی اژدہام ہوتا، اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ نماز جمعہ کے ادا کرنے سے محروم ہے، جب کہ نماز جمعہ کی شان یہ ہے کہ یہ انفرادی طور پر ادا نہیں کی جاسکتی بلکہ صرف اجتماعی طور پر ہی ادا کی جاسکتی ہے اس طرح کا زِ جمعہ امت مسلمہ کا گویا شعار ہے۔

جس طرح سال میں عید الاضحیٰ وعید الفطر ایک مرتبہ ادا کئے جاتے ہیں اسی طرح نماز جمعہ ہفتہ میں ایک مرتبہ ادا کی جاتی ہے۔

نماز جمعہ کا درجہ اسی لئے بلند ہے کہ روزانہ پانچوں وقت کی جماعت میں ایک محدود حلقہ یعنی ایک ہی محلّہ کے مسلمان مسجد میں جمع ہوتے ہیں جب کہ ہفتہ میں ایک دن جمعہ کی نماز میں پورے شہر اور مختلف محلوں کے مسلمان شہر کی بڑی مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں۔

اس کتابچہ کی تحریر کیلئے جو چیز محرک بنی وہ آج کل کے مشاہدات ہیں کہ جمعہ کی نماز کے فرض عین ہونے اور اس کو بلا عذر ترک کرنے پر سخت وعیدیں ہونے کے باوجود لوگ یا تو مصروفیت کا بہانہ بنا کر نماز جمعہ ادا ہی نہیں کر رہے ہیں یا ادا بھی کر رہے ہوں تو جس خصوصی توجہ اور اہتمام سے اس نماز کو ادا کرنا ہے اس طرح ادا نہیں کر رہے ہیں یا اس دن کے جو خصوصی اعمال واحکام ہیں ان سے لاپرواہی کر رہے ہیں یا اس نماز کے آداب، شرائط اور اصول سے تساہلی کا معاملہ کر رہے ہیں، یا جمعہ کی اذان کے سننے کے باوجود اپنے کاروبار کو جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ نماز جمعہ کے وقت کاروبار کو بند کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس قسم کے دوسرے بہت سے امور جب نگاہوں کے سامنے بار بار آنے لگے تو خیال پیدا ہوا کہ عوام کو ان امراض کی طرف توجہ دلائی جائے۔اور اس ضمن میں جمعہ کے دن مسلمانوں پر عائد ذمہ داریوں سے آگاہ کیا جائے۔

اس مختصر کتابچہ میں احقر نے یوم جمعہ کی حیثیت، نماز جمعہ کی فضیلت، خطبہء جمعہ کی حقیقت وغیرہ سے متعلق چند باتیں عام فہم انداز میں تحریر کی ہیں۔

اہل قلم سے درخواست ہے کہ دوران مطالعہ کوئی خامی نظر آجائے تو براہ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کر لی جائے، ہم سب اصلاح کے محتاج ہیں، اللہ ہی کے ہاتھ میں توفیق ہے۔

غیاث احمد رشادی

۱۵ر ستمبر ۲۰۰۱ء

نماز جمعہ کیلئے چلئے

یاایھاالذین آمنوا اذانودی للصلٰوۃ من یوم الجمعه فاسعوا الی ذکر اللّٰه وذرواالبیع ذالکم خیرلکم ان کنتم تعلمون۔ (الجمعه ۔ ۹)

اے ایمان والو! جمعہ کے روز نماز کیلئے اذان کہی جایا کرے تو تم اللہ کی یاد (یعنی نماز وخطبہ) کی طرف فوراً چل پڑا کرو اور خرید وفروخت چھوڑ دیا کرو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے اگر تم کو کچھ سمجھ ہو۔

یہ اُمت محمدیہ کیلئے بڑی نعمت ہے کہ اس کو جمعہ کا یہ دن نصیب ہوا، یوں تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیلئے ہر ہفتہ میں عید کا یہ دن یعنی جمعہ کا دن رکھا تھا مگر پچھلی اُمتوں کو اس کی توفیق نہ ہوئی، یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو اپنے اجتماع کا دن اختیار کرلیا اور نصاری نے اتوار کو اپنے اجتماع کا دن مقرر کرلیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ کو یہ توفیق بخشی کہ اس نے جمعہ کے دن کا انتخاب کرلیا، زمانۂ جاہلیت میں اس دن کا نام ''یوم عروبہ'' تھا، سب سے پہلے کعب بن لوئی نے اس کا نام ''جمعہ'' رکھا، قریش زمانۂ جاہلیت میں اس دن جمع ہوتے اور کعب بن لوئی خطبہ دیتے تھے یہ واقعہ حضور ﷺ کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے کا ہے، یہ کعب بن لوئی وہ خوش نصیب آدمی ہیں جنہیں اگر چہ کہ حضور ﷺ کا زمانہ نصیب نہ ہوا مگر ہمیشہ بت پرستی سے بچے رہے اور توحید پر قائم رہے، انہوں نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خوش خبری بھی اپنے زمانہ کے لوگوں کو سنائی تھی، چونکہ یہ لوگوں کے جمع ہونے کا دن ہے اس لئے اس کو ''یوم جمعہ'' کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن مجید میں جمعہ کے نام سے ایک سورت ہی نازل فرمادی گئی جو اٹھائیسویں پارہ میں ہے، جس میں بعثت نبوی، علم دین اور موت وآخرت کے علاوہ نماز جمعہ کے سلسلے میں چند احکامات دیئے گئے ہیں ایمان والوں سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ جب نماز جمعہ کیلئے اذان کہی جائے تو تم اللہ کی

طرف چل پڑو، فاسعوا کے معنی دوڑنے کے بھی ہیں اور کسی کام کو اہتمام کے ساتھ کرنے کے بھی، تاہم یہاں دوسرا معنی ہی مراد ہے اس لئے کہ نماز کیلئے دوڑتے ہوئے آنے کو حضور ﷺ نے منع کیا ہے، بہر حال اس آیت سے یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب جمعہ کے دن جمعہ کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو یعنی نماز و خطبہ کیلئے مسجد کی طرف چلنے کا اہتمام کرو۔

خرید وفروخت چھوڑ دو

سورۂ جمعہ کی آیت نمبر ۹ میں جہاں نماز جمعہ کی طرف چل پڑنے کا حکم دیا گیا ہے وہیں یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ نماز جمعہ کے وقت خرید وفروخت کو چھوڑ دو، اس آیت میں صرف ''**وذرواالبیع**'' کا ذکر ہے یعنی ''فروخت کرنا چھوڑ دو'' صرف فروخت کرنے سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی فروخت کرنے والا فروخت نہ کرے گا تو خریدنے والے کیلئے خریدنے کا راستہ اور موقع ہی نہ رہے گا، اس حکم پر عمل کرنا خریدنے والوں پر بھی فرض ہے اور بیچنے والوں پر بھی، خرید وفروخت کو بند کرنے کی اصل ذمہ داری تو بیچنے والوں پر ہے اس لئے کہ جب وہ دکانیں نماز جمعہ کے وقت بند کردیں گے تو خریداری خود بخود بند ہو جائے گی۔

خرید وفروخت کو چھوڑ دینے سے مراد ہر وہ کام ہے جو نماز جمعہ کے اہتمام میں رکاوٹ بنے، جمعہ کی اذان کے بعد کھانا، پینا، سونا کسی سے بات کرنا یہاں تک کہ کتاب کا مطالعہ کرنا وغیرہ سب ممنوع ہیں صرف جمعہ کی تیاری کے متعلق جو کام ہو وہ کئے جاسکتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ جمعہ کے دن کب سے کب تک تجارت کرنا ممنوع ہے؟ اس کا جواب فتاویٰ دارالعلوم جلد پنجم صفحہ ۶۷/۷۷ میں یوں لکھا گیا ہے کہ:

جمعہ کے روز جملہ کاروبار خرید وفروخت وغیرہ اذان اول (پہلی اذان) تک جائز ہے اوراس کے بعد مکروہ تحریمی ہے،تنویرالابصار میں ہے وکـره البيـع عـنداذان الاول پس اذان کے ہوتے ہی جملہ کاروبار ترک کر کے جمعہ کیلئے حاضر ہونا چاہیے، پہلی اذان سے پہلے پیشہ ور اپنا پیشہ اور دوکاندار اپنی خرید وفروخت کریں تو اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے، اسی طرح نماز جمعہ سے فراغت کے بعد بھی بیع وشراء میں لگ سکتے ہیں۔

جب نماز ہوجائے

فـاذاقـضيـت الـصلٰـوه فـانتشـروافـي الارض وابتغوا من فضل اللّٰـه واذكرواللّٰه كثيراً لعلكم تفلحون (١٠/ الجمعه)

پھر جب نماز ہوچکے تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح ہو۔

نماز جمعہ کے اہتمام میں اپنی خرید فروخت کو بند کردینے کا حکم پچھلی آیت میں دیا گیا تھا، اب اس آیت میں نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد تجارتی کاروبار اور کسب معاش کا اہتمام کرنے کی اجازت دی جارہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی وجہ سے کہ جب نماز جمعہ ہوجائے تو زمین پر چلو پھرو اور اللہ کی روزی کو تلاش کرو، صحابی رسول حضرت عراک بن مالکؓ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو کر باہر آتے تو مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر یہ دعا پڑھتے تھے

اللّٰـهم انی احببت دعوتـك وصليت فريضتـك وانتشرت كما امرتنی وارزقنی من فضلـك وانت خير الرازقين۔

اے اللہ میں نے تیرے حکم کی اطاعت کی اور تیرا فرض ادا کیا، اور جیسا کہ تو نے حکم دیا ہے نماز پڑھ کر میں باہر جاتا ہوں تو اپنے فضل سے مجھے رزق عطا فرما اور تو تو سب

سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

صحابی رسولؐ کے ان کلمات پر غور فرمایئے اور نماز جمعہ انہی جذبات کے ساتھ ادا کیجئے کہ اے اللہ! آپ نے نماز جمعہ کے ادا کرنے کا حکم دیا آپ کے حکم کی تعمیل میں ہم نے اپنے کاروبار کو بند کیا، ملازمتوں کو چھوڑا ہے اور آپ کے آگے جھک رہے ہیں۔

ہمارا نماز جمعہ کیلئے مسجد میں آنا بھی آپ ہی کے حکم سے ہے اور نماز سے فارغ ہوکر ہمارا مسجد سے نکلنا بھی آپ ہی کے حکم سے ہے اور اب ہم اپنی اپنی تجارتوں کی طرف جارہے ہیں یہ بھی آپ کا حکم ہے، اے اللہ! رزق کا تلاش کرنا تو ہمارا کام ہے لیکن رزق دینے والے تو آپ ہی ہیں ہمیں اپنے فضلِ خاص سے رزق عطا فرمایئے۔

بعض سلف صالحین سے یہ بات منقول ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے بعد تجارتی کاروبار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں۔(ابن کثیر)

نماز جمعہ کے بعد کاروبار میں لگتے ہوئے ایک اور حکم بھی دیا گیا کہ جب تم کاروبار میں لگ جاؤتو کافروں کی طرح اللہ تعالیٰ سے غافل ہوکر نہ لگو بلکہ عین خرید وفروخت اور مزدوری کے وقت بھی اللہ کی یاد جاری رکھو۔

خطبۂ جمعہ کی اہمیت

واذاراواتجارۃاولھون انفضواالیھا وترکوک قائما قل ماعند اللہ خیر من اللھوومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین۔(الجمعہ۔۱۱)

اس آیت کا تعلق دورِ رسالت کے ایک واقعہ سے ہے کہ ابتدائے اسلام میں جمعہ کی نماز پہلے ہوتی تھی اور خطبہ نماز جمعہ کے بعد ہوتا تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے نماز جمعہ ہوچکی تھی کہ اچانک ایک تجارتی قافلہ مدینۂ منورہ کے بازار میں پہونچا، اور ڈھول باجہ وغیرہ سے اس کا اعلان ہونے لگا، یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ضرورت کی چیزوں کی بازار میں قلت ہوگئی تھی مہنگائی کافی بڑھی ہوئی تھی، اور جو تجارتی قافلہ آیا

تھا وہ ملک شام سے تھا جو دحیہ بن خلف کلبی کا تھا، اس قافلہ کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ تمام ضروریات لے کر آیا کرتا تھا، جب اس قافلہ کی آمد کی اطلاع ڈھول باجوں سے ہونے لگی تو بہت سے صحابہء کرام یہ سمجھ کر کہ نماز تو ہوگئی ہے اور انہیں خطبہ کے متعلق یہ معلوم نہ تھا کہ وہ بھی نماز جمعہ کا جز ہے، مسجد سے نکل کر بازار کی طرف چلے گئے، آپ ﷺ کے ساتھ تھوڑے حضرات صحابہ رہ گئے جن کی تعداد بارہ بتلائی گئی ہے۔

بہت سے صحابۂ کرام کے اس طرح چلے جانے پر قرآن مجید کی یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی کہ وہ لوگ جب کسی تجارت یا مشغولی کی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑنے کیلئے بکھر جاتے ہیں اور آپ کو کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ جو چیز خدا کے پاس ہے وہ ایسے مشغلہ اور تجارت سے بدرجہا بہتر ہے، اللہ سب سے اچھا روزی پہنچانے والا ہے۔

حضور ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اگر تم سب کے سب چلے جاتے تو مدینہ کی ساری وادی عذاب کی آگ سے بھر جاتی۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ کے معاملہ میں اپنا طرز بدل دیا کہ نماز جمعہ سے پہلے خطبہ دینے کا معمول بنالیا، اور یہی سنت آج بھی جاری ہے اور انشاءاللہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اور **واللہ خیرالرازقین** کہہ کر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو یہ طمانیت دی ہے کہ اگر نماز جمعہ کی وجہ سے تمہارے کاروبار بند ہونے سے بظاہر نقصان یا روزی میں کمی معلوم ہوتی ہوگی تو تمہیں یہ جان لینا چاہیے کہ نماز جمعہ اور خطبۂ جمعہ میں شریک ہونے کی برکت سے یہ عین ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ روزی میں برکت عطا فرمادیں روزی میں برکت کا دیا جانا ہی بہت بڑی نعمت ہے۔

جمعہ سید الایام ہے

جس طرح اُمت محمدیہ ﷺ تمام قوموں کی سردار ہے اس قوم کی طرف جو پیغمبر مبعوث ہوئے وہ سید المرسلین ہیں یعنی تمام پیغمبروں کے سردار ہیں، اور اس قوم کی طرف جو آسمانی کتاب قرآن مجید نازل کی گئی وہ تمام کتابوں کی سردار ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس امت کو وہ دن عطا فرمایا ہے جو تمام دنوں کا سردار ہے یعنی ہفتہ کے سات دنوں کے مقابلہ میں جمعہ کی حیثیت سید الایام کی ہے، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سارے دنوں میں جن میں کہ سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی ہفتہ کے ساتوں دنوں میں) سب سے بہتر جمعہ کا دن ہے، جمعہ ہی کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور جمعہ ہی کے دن وہ جنت میں داخل کئے گئے اور جمعہ ہی کے دن وہ جنت سے باہر کر کے اس دنیا میں بھیجے گئے اور قیامت بھی خاص جمعہ ہی کے دن قائم ہوگی۔ (صحیح مسلم)

جمعہ عید کا دن ہے

یوں تو سال میں اللہ تعالیٰ نے دو دن عید کے رکھے ہیں جن دو دنوں میں مسلمان اپنی اندرونی مسرت اور خوشی کا اظہار کرتے ہیں، اسلام چونکہ دین فطرت ہے اور انسانی فطرت بھی اس قسم کی عیدوں اور خوشیوں کا تقاضا کرتی ہے اس لئے اسلام نے اس کو مشروع فرمایا، ان دو عیدوں کے علاوہ ہفتہ میں ایک دن ایسا بھی رکھا گیا جس میں مسلمان غسل کریں، پاک کپڑے پہنیں، مسواک کریں اور خوشبو لگائیں اور وہ دن جمعہ کا ہے۔

عن عبيد بن السابق مرسلا قال قال رسول الله ﷺ فى جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هذا يوم جعله الله عيدا فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك (رواه مالك ورواه ابن ماجه عن ابن عباس متصلا)۔

عبید بن السابق تابعی سے مرسلا روایت ہے کہ ایک جمعہ کو خطاب فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانو! اللہ تعالی نے جمعہ کے اس دن کو عید بنایا ہے لہذا اس دن غسل کیا کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اس کیلئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ خوشبو لگائے، اور مسواک اس دن ضرور کیا کرو۔

جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے دنوں پر فوقیت اور فضیلت بخشی ہے، حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کسی ایک جمعہ میں فرمایا کہ :

اے مسلمانو! جمعہ وہ دن ہے جس کو اللہ نے تمہارے لئے عید کا دن بنایا ہے، پس تم غسل کرو اور تم کو چاہیے کہ تم مسواک بھی کرو۔ (طبرانی)

ان دونوں حدیثوں کو یہاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ثابت کرنا ہے کہ یوم جمعہ یوم عید ہے، باقی جن امور کی طرف حضور ﷺ نے توجہ دلائی ہے ان کی تفصیل آگے ہم نماز جمعہ کے اہتمام میں بیان کررہے ہیں۔

جمعہ یوم اجتماع ہے

جمعہ کے اصل معنی جمع کرنے کے ہیں، یعنی یہ وہ دن ہے جس کی شان یہ ہے کہ سب جمع ہوتے ہیں، اس دن کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ منتشر چیزوں کو ایک جگہ جمع کردیتا ہے، بکھری ہوئی چیزوں کو ملا دیتا ہے، حضرت آدم علیہ السلام کو جس مٹی سے پیدا کیا گیا اس مٹی کو پوری زمین سے جمع کیا گیا، اور یہ جمعہ ہی کے دن ہوا۔ اور قیامت جب قائم ہوگی اور ساری انسانیت زندہ ہوکر بارگاہ الہٰی میں حاضر اور جمع ہوگی وہ بھی جمعہ ہی کے دن ہوگا، تو معلوم ہوا کہ جمعہ ایک اجتماع کا دن ہے۔

اور ہر جمعہ سارے مسلمان جب نماز جمعہ کیلئے اپنے اپنے گھروں سے نکل کر مسجد میں جمع ہوتے ہیں، ہر قسم کے امتیاز کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مساوات کا منظر پیش کرتے ہیں، مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس احساس کے ساتھ نماز جمعہ ادا کریں کہ آج جمعہ کا دن

ہے جس میں ہم اہل محلّہ جمع ہورہے ہیں،ایک جمعہ ہم پر ایسا بھی آنے والا ہے جس دن پوری دنیا کے لوگ ازاول تا آخر ایک ہی جگہ جمع ہوجائیں گے اور وہ دن ایک حقیقی بادشاہ کے فیصلہ کا دن ہوگا گویا جمعہ کے دن سے ایک طرف اللہ کی عبادت ہوتی ہے تو دوسری طرف آخرت اور قیامت کا منظر ذہن میں آتا ہے۔

جمعہ کا دن اجتماعیت کی دعوت دیتا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے سے میل ملاپ رکھیں اور محبت کے ساتھ رہیں اور اجتماعی امور میں اتفاق واتحاد کا بہترین نمونہ قائم کریں

جمعہ کے دن کی نماز فجر

جمعہ کے دن کی خصوصیات اس دن کی نماز فجر ہی سے شروع ہوجاتی ہیں کہ عام دنوں کی نماز فجر میں حضور ﷺ قرآن مجید کی مختلف سورتیں پڑھتے تھے،لیکن جمعہ کے دن نماز فجر کے بارے میں حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ :

کان النبی ﷺ یقرأفی الفجر یوم الجمعة الم تنزیل وھل اتی علی الانسان۔

حضور ﷺ جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ **الم سجدہ** اور **ھل اتی علی الانسان** پڑھا کرتے تھے۔

جمعہ کے دن خاص طور پر ان دونوں سورتوں کے پڑھنے کی وجہ محدثین نے یہ بیان کی ہے کہ چونکہ جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور قیامت بھی اسی دن ہوگی، اور ان دونوں سورتوں میں بھی انسان کی پیدائش اور قیامت وغیرہ کا تذکرہ ہے اس لئے حضور ﷺ ان دونوں سورتوں کو یعنی سورۃ **الم سجدہ** اور سورۃ **دھر** پڑھتے تھے۔

جمعہ کے دن نماز فجر میں مذکورہ دوسورتوں کا پڑھنا مسنون ہے،واجب یا فرض نہیں۔

جمعہ کے دن کی ایک خاص گھڑی

جس طرح شب قدر کی فضیلت قرآن مجید میں بیان کی گئی لیکن یہ قدر والی رات متعین نہیں ہے کہ وہ غیر رمضان میں ہے یا رمضان میں اگر رمضان میں ہے تو اخیر عشرہ کی کونسی رات میں ہے؟ اسی طرح جمعہ کے دن بھی رحمت وقبولیت کی ایک خاص گھڑی لکھی گئی جس کا ثبوت نبی رحمت ﷺ کی اس حدیث سے ہوتا ہے کہ

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان فی الجمعہ لساعۃ لا یوافقھا عبد مسلم یسال اللّٰہ فیھاخیرا الا اعطاہ ایاہ (بخاری مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کسی مسلمان بندے کو حسن اتفاق سے خاص اس گھڑی میں خیر اور بھلائی کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی توفیق مل جائے تو اللہ تعالیٰ اسکو عطا ہی فرما دیتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی بندے نے اسی خاص گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اس سے مانگا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول فرما لیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ جو تورات کے زبردست عالم بھی تھے فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کی اس مخصوص گھڑی کا ذکر تورات میں بھی موجود ہے، اب سوال یہ ہے کہ وہ خاص گھڑی کونسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کی دعا قبول فرماتے ہیں، اس میں محدثین کے بہت سے اقوال ہیں، جن تمام اقوال کو بیان کرنے سے طوالت کا خوف ہے تاہم دو قول ایسے ہیں جن کا صراحتاً، اِشارتاً بعض احادیث میں بھی ذکر ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ جس وقت امام خطبہ کیلئے ممبر پر جائے اس وقت سے لے کر نماز کے ختم ہونے تک جو وقت ہوتا ہے بس یہی وہ گھڑی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے۔

اور دوسرا قول یہ ہیکہ وہ گھڑی (جمعہ کے دن) عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب کے درمیان ہے۔

یوم جمعہ اور درود شریف

جمعہ کے دن نماز جمعہ کے اہتمام میں بہت سی چیزیں ہیں جنکو ہم آگے بیان کریں گے چونکہ جمعہ کا دن افضل ترین دن ہے، تمام دنوں کا سردار ہے اور حضور ﷺ تمام نبیوں کے سردار ہیں اس لئے اس دن درود شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، یہ ایک حقیقت ہے کہ حضور نبی رحمت ﷺ کا اس امت پر بہت بڑا احسان ہے، ظاہر ہے کہ اس احسان کا بدلہ ہم ادا نہیں کرسکتے ہاں اتنا تو کرسکتے ہیں کہ آپ ﷺ کے اُمتی ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ پر درود شریف پڑھیں، اور اسلام کے سارے احکامات کی تشریح بھی تو آپ ﷺ ہی نے فرمائی ہے اور جمعہ کی حقیقت وفضیلت بھی آپ ہی نے بیان فرمائی۔

حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کے جمعہ کا دن افضل ترین دنوں میں سے ہے، اسی میں آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی میں ان کی وفات ہوئی، اسی میں قیامت کا صور پھونکا جائے گا اور اسی میں موت اور فنا کی بے ہوشی اور بے حسی ساری مخلوقات پر طاری ہوگی، لہذا تم لوگ جمعہ کے دن مجھ پر درود کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور پیش ہوتا رہے گا، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے وفات فرما جانے کے بعد ہمارا درود شریف آپ ﷺ پر کیسے پیش ہوگا آپ کا جسد اطہر تو قبر میں ریزہ ریزہ ہو چکا ہوگا، آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے یعنی موت کے بعد بھی ان کے اجسام قبروں میں بالکل صحیح سالم رہتے ہیں، زمین ان میں کوئی تغیر (تبدیلی) پیدا نہیں کرسکتی۔ (ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ)

ہر وقت کا ایک خاص وظیفہ ہوتا ہے، جیسا کہ ماہ رمضان سے چونکہ قرآن مجید کا گہرا تعلق ہے کہ اسی مہینہ میں قرآن مجید نازل کی گئی اس لئے ماہ رمضان میں تلاوتِ قرآن ایک خاص وظیفہ ہوتا ہے۔

حج کے سفر میں اللہ کے بندے اللہ کے حضور حاضری دیتے ہیں، اپنے بندہ ہونے کا اور اپنے آقا کی خاطر اتنا لمبا سفر طے کرنے کا اظہار مقصود ہوتا ہے تو اس وقت میں ایک خاص وظیفہ ہوتا ہے اور وہ یہ ہے **لبیک اللھم لبیک ۔الخ۔**

اسی طرح چونکہ جمعہ کے دن کے بارے میں یہ اشارہ بھی احادیث سے ملتا ہے کہ اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور قیامت کے دن ہر امتی حضور ﷺ کی سفارش وشفاعت کا محتاج ہوگا، اس مناسبت سے جمعہ کے دن کا خصوصی وظیفہ درود شریف ہے کہ حضور ﷺ کی اُمت کے افراد آپ ﷺ پر کثرت سے اس دن درود شریف پڑھیں۔

نماز جمعہ سے پہلے کیا کیا کرنا چاہیے؟

(۱) خط بنوانا اور ناخن ترشوانا

اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہیں اور اللہ کے مقدس اور پاکیزہ دربار میں حاضر ہونے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ ہر قسم کی پاکیزگی کا لحاظ رکھیں، پاکی اور صفائی میں ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے ناخنوں کو جانوروں کی طرح نہ بڑھالے بلکہ وہ اپنے ناخنوں اور لبوں کو ترشواتا رہے۔

اس کا ایک نظام حضور ﷺ نے بیان فرمایا تاکہ اللہ کے بندے اپنے ناخنوں کی طرف بھی توجہ رکھیں کہ ان کو بڑھنے نہ دیا جائے آج کل یہودی تہذیب سے مرعوب ہونے والے ناقص ایمان والے افراد ان کے فیشن کو اختیار کرتے ہوئے اپنے ناخنوں کو بڑھالیتے ہیں حالانکہ اسلام نے ناخنوں کو ترشوانے کو فطری امور میں شمار فرمایا ہے۔

عن ابی ھریرہؓ ان النبی ﷺ کان یقلم اظفارہ ویقص شاربہ یوم الجمعۃ قبل ان یخرج الی الصلوۃ (طبرانی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن نماز کو جانے سے پہلے اپنے ناخن اور اپنی لبیں تراشا کرتے تھے۔

اگر چہ کہ اس حدیث کی صحت میں محدثین نے کلام کیا ہے لیکن دوسرے وہ احادیث جن سے جمعہ کے دن پاکیزگی اور طہارت کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے لب تراشیں اور ناخن تراش لیں۔

اس حدیث میں دوامور بیان کئے گئے ایک یہ کہ خط بنوایا جائے یعنی لبوں پر جو مونچھ کے بال آجاتے ہیں ان کو تراش لیا جائے دوسرے یہ کہ ناخنوں کو بھی تراش لیا جائے، مگر جمعہ میں حاضری کے اہتمام میں بعض لوگ ایک گناہ عظیم یہ بھی کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن داڑھی مونڈتے ہیں اور اللہ کے دربار میں جانے کی تیاری میں اللہ کے رسول کے حکموں کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اللہ کے دربار میں جانے کی تیاری اس ڈھنگ سے کرتے ہیں کہ اللہ کے دوستوں کے چہرہ سے جانے کے بجائے اللہ کے دشمنوں کا چہرہ لے کر جانے کا اہتمام کرتے ہیں۔ حیرت ہے ان کی اس جرائت و بیبا کی پر۔ اللہ سنت نبوی پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

جمعہ کے دن غسل

جمعہ کے دن کے مسنون اعمال میں ایک اہم عمل غسل ہے، متعدد احادیث میں جمعہ کے دن غسل کرنے کی ترغیب وتاکید کی گئی ہے نیز اس کی فضیلت بھی وارد ہے، ان متعدد احادیث ہی کا اثر ہے کہ تقریباً سارے ہی مسلمان جمعہ کے دن غسل کا اہتمام کرتے ہیں، پاکی وصفائی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس دن غسل کیا جائے، غسل سے ایک خاص قسم کی راحت وطمانیت نصیب ہوتی ہے جس کا احساس ہر ذی شعور کو ہے، جمعہ کے دن غسل کے سلسلہ میں اگر چہ کہ کئی احادیث ہیں مگر ہم صرف دو احادیث پر اکتفاء کریں گے۔

عن سلمانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا یغتسل رجل یوم الجمعة ویتطھر ما استطاع من طھر ویدھن من دھنه اویمس من طیب بیته ثم یخرج فلا یفرق بین اثنین ثم یصلی ما کتب له ثم ینصت اذا تکلم الامام

الاغفرله مابينه وبين الجمعة الاخرى (بخاری)

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے اور جہاں تک ہو سکے صفائی پاکیزگی کا اہتمام کرے اور جو تیل خوشبو اس کے گھر میں ہو وہ لگائے پھر وہ گھر سے نماز کیلئے جائے اور مسجد میں پہونچ کر اس بات کی احتیاط کرے کہ جو دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں ان کے بیچ میں نہ بیٹھے پھر جو نماز یعنی سنن ونوافل کی جتنی رکعتیں اس کیلئے مقدر ہوں وہ پڑھے پھر جب امام خطبہ دے تو توجہ اور خاموشی کے ساتھ اس کو سنے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کی اس کی ساری خطائیں ضرور معاف کر دی جائیں گی۔

وعن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ ان هذا يوم عيد جعله الله للمسلمين، فمن جاء الجمعة فليغتسل، وان كان طيب فليمس منه، وعليكم بالسواك (ابن ماجه)

بے شک یہ دن وہ ہے جس کو اللہ نے مسلمانوں کیلئے عید کا دن بنایا ہے، تم میں جو بھی جمعہ کو پائے وہ غسل کرلے اور اگر خوشبو میسر ہو تو لگالے، اور تم پر لازم ہے کہ مسواک کرو (ابن ماجہ)۔

ان دونوں احادیث سے غسل کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوئی۔

ہر قسم کے میل کچیل اور ہر قسم کی ناپسندیدہ بو سے اپنے جسم کو صاف رکھنے کیلئے جمعہ کے دن غسل کرنا مسنون ہے، جو لوگ جمعہ کے غسل میں بلا کسی عذر کے سستی کرتے ہوں انہیں ان روایتوں کو بغور پڑھنا چاہیے۔

نماز جمعہ کیلئے اچھے کپڑے پہنیے

جمعہ کا دن چونکہ مسلمانوں کے اجتماع کا دن ہے اور یہ مسلمانوں کی ہفتہ واری عید ہے، اور عید کا تقاضا ہے کہ حسب استطاعت مسلمان اچھا کپڑا پہنیں، عام دنوں سے ہٹ کر جمعہ کے دن کیلئے خاص جوڑا بنانے کا اشارہ اور حکم اس حدیث سے ملتا ہے کہ

عن عبداللہ بن سلامؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ما علی احد کم ان وجد ان تتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کیلئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ اگر اس کو وسعت ہو تو روزمرہ کے کام کاج کے وقت پہنے جانیوالے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے دن کیلئے کپڑوں کا ایک خاص جوڑا بنا کر رکھ لے۔

نیز طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک خاص جوڑا تھا جو آپ جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے، اور جب آپ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کر کے رکھ دیتے تھے اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو نکلتا تھا۔

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کیلئے اچھے کپڑے پہننا یا خاص قسم کا جوڑا اس کیلئے رکھنا نہ صرف درست ہے بلکہ پسندیدہ بھی ہے، اس لئے کہ حضور ﷺ کا یہ معمول بھی رہا ہے۔

نماز جمعہ سے پہلے مسواک

پاکی وصفائی کے سلسلہ میں حضور ﷺ نے جن خاص چیزوں کی ترغیب دی ان میں ایک مسواک بھی ہے، مسواک کی خصوصیت یہ ہے کہ ایک طرف مسواک کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت خوش کرتا ہے تو دوسری طرف اس سے منہ کی صفائی بھی ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر بہت مشقت پڑ جائے گی تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حتمی حکم کرتا۔

حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جب بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے ہر دفعہ انھوں نے مجھے مسواک کیلئے ضرور کہا خطرہ ہے کہ میں اپنے منہ کے اگلے حصہ کو مسواک کرتے کرتے گھس نہ ڈالوں۔

اور نماز جمعہ کے آداب واہتمام میں مسواک کو بھی شامل کیا گیا ہے کہ نماز جمعہ سے

پہلے جس طرح غسل کرنا خوشبو لگانا مسنون ہے اسی طرح مسواک کرنا بھی مسنون ہے۔

حق علی کل مسلم الغسل والطیب والسواك یوم الجمعة

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے، خشبو لگائے، مسواک کرے۔

خوشبو لگایئے

نماز جمعہ کیلئے بقدر امکان ہر قسم کی پاکیزگی اور صفائی کے اہتمام کرنے، اچھے لباس کے پہننے اور مسواک کرنے کے ساتھ ساتھ احادیث میں خوشبو کے استعمال کی بھی ترغیب آئی ہے، جیسا کہ ہم نے ''جمعہ کے دن غسل'' کے عنوان کے تحت دو طویل حدیثیں نقل کی ہیں جن میں غسل کرنے اور صفائی پاکیزگی کے اہتمام کی جہاں فضیلت آئی ہے وہیں خوشبو لگانے کی بھی فضیلت آئی ہے۔

چونکہ مسجد میں ہر مزاج کے لوگ آتے ہیں جن میں لطیف اور پاکیزہ مزاج کے لوگ بھی ہوتے ہیں، اگر ایک آدمی پسینہ کی بدبو یا اور کسی ایسی بدبو کے ساتھ جائے گا تو ظاہر ہے کہ اس سے دوسروں کو ایذا ہوگی اس لئے جمعہ کی نماز سے پہلے اپنے گھر میں موجود خوشبو کا استعمال کریں، خوشبو سے طبیعت میں فرحت ہوتی ہے اور دوسروں کو بھی اس سے راحت ملتی ہے، اس لئے جمعہ کی نماز سے پہلے تیل اور خوشبو لگانے کو مسنون قرار دیا گیا ہے۔

عن ابی سعیدؓ قال قال رسول ﷺ: علی کل مسلم الغسل یوم الجمعة ویلبس من صالح ثیابه وان کان له طیب مس منه (رواہ احمد)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر مسلمان پر لازم ہیکہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور عمدہ کپڑے پہنے اور اگر خوشبو ہو تو استعمال کر لے۔

نماز جمعہ کی اذاں

جمعہ کیلئے دو اذانیں دی جائیں گی ،ایک خطبہ سے پہلے جب کے لوگ ابھی مسجد نہ آئے ہوں اور ایک جب خطبہ کیلئے امام منبر پر بیٹھ جائے ،موذن کو اس کے سامنے کچھ دور ہٹ کر اذان دینی چاہیے مگر دوسری اذان کی آواز پہلی اذان سے آہستہ ہونی چاہیے ،بعض فقہاء نے دوسری اذان کے جواب دینے کو مکروہ لکھا ہے مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اسوہ جو بخاری شریف میں منقول ہے اسکی بناء پر متاخرین فقہاء نے اس کو جائز رکھا ہے ۔(اسلامی فقہ صفحہ ۔۲۹۵)

نماز جمعہ کیلئے اول وقت جانا

اس کتاب کے شروع میں ہم نے ’’نماز جمعہ کیلئے چلیے‘‘ کے عنوان سے سورۂ جمعہ کی آیت نمبر (۹) کی روشنی میں یہ بات بتائی ہیکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے خطاب کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ جب نماز جمعہ کیلئے اذان کہی جائے تو تم اللہ کی یاد کی طرف فوراً چل پڑو۔

اس آیت کا مقصد یہ ہے کہ جمعہ کی اذان کے بعد اہل ایمان کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ جمعہ کے علاوہ دوسرے کسی کام میں لگے رہیں، اسی لئے خرید وفروخت کو چھوڑ دینے کا بھی حکم دیا گیا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی آیت کی روشنی میں گویا نماز جمعہ کیلئے اول وقت میں آنے والوں کی فضیلت اور ان کو ملنے والے ثواب اور درجات کو بلیغانہ انداز میں بیان فرمایا ہے۔

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعة وقفت الملئكة علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المھجر کمثل الذی یھدی بدنہ ثم کالذی یھدی بقرة ثم کبشا ثم دجاجة ثم بیضة فاذا خرج الامام طووا صحفھم ویستمعون الذکر(بخاری ،مسلم)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور شروع میں آنے والوں کے نام یکے بعد دیگر لکھتے ہیں اور اول وقت دو پہر میں آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اللہ کے حضور میں اونٹ کی قربانی پیش کرتا ہے، پھر اس کے بعد دوم نمبر پر آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو گائے پیش کرتا ہے، پھر اس کے بعد آنے والے کی مثال مینڈھا پیش کرنے والے کی ،اس کے بعد مرغی پیش کرنے والے کی ،اس کے بعد انڈا پیش کرنے والے کی ، پھر جب امام خطبہ کیلئے منبر کی طرف جاتا ہے تو یہ فرشتے اپنے لکھنے کے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے میں شریک ہو جاتے ہیں ،اس فرمان رسول کے سننے کے بعد ہر مومن و مسلمان کے دل میں اس عظیم درجہ اور ثواب کو پانے کی تڑپ اور آرزو ہونی چاہیے، اللہ کے محتاج بندے کبھی ایسے حسین موقعوں سے بے نیازی کا اظہار نہیں کرتے ۔

پھلانگتے ہوئے نہ جایئے

حدیث میں مسلمان کی تعریف یوں کی گئی ہے کہ مسلمان وہ ہوتا ہے جو اپنے اعضا و جوارح سے کسی بھی مسلمان کو ایذا اور تکلیف نہیں پہنچاتا ، چاہے وہ اپنے گھر میں رہے، چاہے اللہ کے گھر میں، چاہے وہ بازاروں میں چلے پھرے، چاہے وہ مجمعوں میں بیٹھا رہے، اس کی زندگی کا ہر حصہ امن وسلامتی کا مرکز ہوتا ہے ۔

جمعہ کی نماز ادا کرنے کیلئے جہاں سارے شہر کے مسلمان بڑی بڑی مسجدوں میں جمع ہوتے ہیں وہیں وہ بندوں کے حقوق کا بھی لحاظ رکھتے ہیں تا کہ ان کے کسی عمل کی وجہ سے دوسروں کو کوئی چھوٹی یا بڑی ، ذہنی یا جسمانی تکلیف نہ ہو، اس لئے فرمایا گیا۔

ثم اتى الجمعة فلم يتخط اعناق الناس.

پھر وہ نماز جمعہ کیلئے حاضر ہوا اور اسکی احتیاط کی کہ پہلے سے بیٹھے ہوئے لوگوں کی

گردنوں کے اوپر سے پھلانگتا ہوا نہیں گیا وغیرہ وغیرہ تو اللہ تعالیٰ اس بندے کے ان اعمال کی وجہ سے اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے درمیان کے گناہوں وخطاوں کیلئے کفارہ بنا دیتے ہیں۔

مذکورہ جملہ ایک طویل حدیث کا ایک حصہ ہے، جس سے یہ معلوم ہوا کہ نماز جمعہ کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آگے نہیں جانا چاہیے۔

عموماً مساجد میں اس عمل کو معیوب نہیں سمجھا جاتا بلکہ پہلی صف میں بیٹھنے کی تمنا میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے آنے کو فضیلت اور بزرگی سمجھا جاتا ہے، حالانکہ حدیث میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ دو آدمی پہلے سے ساتھ بیٹھے ہوں تو ان کے بیچ میں جگہ نہ ہونے کے باوجود جگہ بنا کر بیٹھنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

جو لوگ نماز جمعہ کیلئے یا دیگر پنج وقتہ نمازوں کیلئے اول وقت آتے ہیں انہیں چاہیے کہ پہلے پہلی صف پر کرلیں پھر دوسری صف میں بیٹھیں پھر تیسری صف میں بیٹھیں ، اگر اول وقت آنے والے حضرات سامنے کی صفوں میں جگہ چھوڑ کر بیٹھیں تو دیر سے آنے والا سامنے کی صفوں میں خالی جگہ دیکھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا جس کے نتیجہ میں وہ گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے گا، اور اسکے اس عمل کے ذمہ دار وہ لوگ بھی ہوں گے جو اول وقت آتے ہیں اور باوجود اگلی صفوں میں جگہ خالی ہونے کے اس کو پر نہیں کیا تھا، ائمہ اور خطباء کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے۔

خطبۂ جمعہ دو رکعت کے قائم مقام

مسلمانوں پر دن رات میں جو پنج وقتہ نماز فرض ہے ان میں روزانہ ظہر کی چار رکعتیں ہیں لیکن جمعہ کے دن ظہر کی نماز کے بجائے دو رکعت جمعہ ادا کرتے ہیں، جمعہ کے دن ظہر کے وقت چار رکعت کی بجائے دو رکعت پڑھتے ہیں تو باقی دو رکعت کے قائم مقام خطبۂ جمعہ ہوتا ہے، حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحبؒ کے خطبات میں یہ عبارت مذکور ہے۔

جمعہ کی نماز بھی بے شک فرض ہے مگر عام فرائض سے اس میں کچھ زیادہ خصوصیت ہے اور یہ خطبہ عام خطبوں سے بڑھ کر ایک نئی شان رکھتا ہے جو امتیازی شان ہے، علماء لکھتے ہیں کہ ظہر کے چار فرض ہیں جمعہ کے دو ہوتے ہیں، دو فرضوں کے قائم مقام یہ دو خطبے ہوتے ہیں جو خطیب کھڑے ہوکر دیتا ہے اسی لئے ان خطبوں کے آداب عام خطبات سے زائد ہیں کہ خطیب کو دیکھوتو تلاوت مت کرو، عبادت بھی نہ کرو، بڑی عبادت یہ ہے کہ خطبہ سنو اور امام کو دیکھو، گویا یہ دو خطبے بمنزلۂ نماز کے ہیں تو چار رکعتیں ہوجاتی ہیں، اس شان سے کہ دو رکعتیں جمعہ کی اور دو خطبے ان دو رکعتوں کے قائم مقام۔ (خطبات حکیم الاسلام۔جلد دوم۔صفحہ ۴۰۴)۔

جولوگ ہمیشہ نماز جمعہ میں تاخیر سے آنے کے عادی ہیں، اور عین نماز کے وقت میں آتے ہیں اور خطبہء جمعہ کی اہمیت سے بے خبر ہیں، انہیں اس عبارت پر غور کرنا چاہیے اور خطبہء جمعہ کی اہمیت کو جان کر ایسی عادت بنانی چاہیے کہ جس سے خطبہء جمعہ میں بھی وہ ہمیشہ حاضر رہ سکیں، خطبہء جمعہ کی خاطر اپنے کاروبار کو قبل از وقت بند کرنا اور مسجد میں حاضر ہونا چاہیے تاکہ نماز جمعہ اور خطبہء جمعہ کی فضیلت کو پاسکیں۔

خطبہ اور نماز معتدل

عن جابر بن سمرةؓ قال كانت للنبی ﷺ خطبتان يجلس بينهما يقرء القرآن ويذكرالناس فكانت صلٰوته قصداوخطبته قصدا(مسلم)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان (تھوڑی دیر کیلئے) بیٹھتے تھے، آپ ان خطبوں میں قرآن مجید کی آیات بھی پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت بھی فرماتے تھے آپ کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور اسی طرح آپ کا خطبہ بھی۔

اس حدیث کے آخری حصہ پر توجہ دیجئے کہ آپ ﷺ جو خطبہ دیتے تھے اور نماز جمعہ

پڑھایا کرتے تھے اس کی کیفیت یہ ہوا کرتی تھی کہ دونوں کی مقدار معتدل اور متوسط ہوتی تھی، اتنا طویل خطبہ یا اتنی طویل نماز بھی نہیں ہوتی تھی کہ لوگوں کو وحشت ہونے لگے،اور لوگوں کو ایذا اور تکلیف ہو، باوجود یہ کہ صحابۂ کرامؓ آپ ﷺ کے خطبہ کے سننے کے شوقین ہوتے تھے مگر آپ ﷺ نماز اور خطبہ میں اعتدال کا رویہ اس لئے اختیار فرماتے تھے کہ کہیں کسی کو تکلیف نہ ہو جائے، اسی لئے فقہا نے یہ حکم دیا ہے کہ خطبہ اتنا طویل نہ ہو کہ عام تقریر کی طرح طویل ہو جائے اور اس بات کا بھی لحاظ رکھا جائے کہ خطبہ نماز سے لمبا بھی نہ ہو۔یعنی جتنی دیر نماز کیلئے لگتی ہے اس سے بڑھ کر وقت خطبہ میں نہ لگے،خطبہ مختصر ہو اور نماز خطبہ کے مقابلہ میں طویل ہو،نماز کے طویل ہونے کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اتنی لمبی نماز پڑھی جائے کہ لوگ اکتا جائیں۔

اسی لئے فقہاء نے عربی میں خطبہ پڑھنے کو ترجیح دی ہے، ہاں خطبہ سے پہلے یا نماز جمعہ کے بعد مجمع کے لحاظ سے مناسب انداز میں ضروری دین کی باتیں تقریر کے طور پر کہی جائیں ،منبر پر اردو میں خطبہ دینے سے ایک طرف سنت نبوی کی مخالفت ہوتی ہے اور دوسری طرف تقریر میں بعض ایسی غیر ذمہ دارانہ بات زبان سے نکل جاتی ہے جو منبر پر کسی طرح زیب نہیں دیتی، بہر حال خطبہ ایسا ہو کہ غرض کی تکمیل ہو اور مقصود پورا ہو جائے۔

اس حدیث سے دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ حضور ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے،اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے فقہا نے کہا کہ پہلا خطبہ پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھ جانا چاہیے پھر اٹھ کر دوسرا خطبہ پڑھنا چاہیے۔

حضور ﷺ کا خطبۂ جمعہ

عن جابرؓ قال کان رسول اللہ ﷺ اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ کھاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطٰی (مسلم)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو آپ ﷺ کی آنکھیں سرخ ہوجاتی تھیں آواز بلند ہوجاتی تھی، اور سخت غصہ اور جلال کی کیفیت پیدا ہوجاتی تھی یہاں تک کہ آپ کی حالت اس شخص کی سی ہوجاتی تھی جو دشمن کے لشکر کو خود دیکھ کر آیا ہو اور اپنی قوم کو بچاؤ پر آمادہ کرنے کیلئے ایسے کہتا ہو کہ دشمن کا لشکر قریب ہی آپہنچا ہے، بس صبح شام دشمن آنے والا ہے، آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے کہ میری بعثت اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح قریب ہی قریب ہیں اور آپ اپنی دو انگلیوں یعنی کلمہ والی اور اسکے برابر کی بیچ والی انگلی کو ملا دیتے تھے۔

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ خطیب کو چاہیے کہ وہ خطبہ پر جوش انداز میں دے جس طرح لشکر کا سردار اپنے لشکر کو جہاد کیلئے ابھارتا ہے ان کے اندر عزائم پیدا کرتا ہے، اسی طرح ایک خطیب کو چاہیے کہ مسلمانوں کو دین اسلام پر قائم ودائم رہنے کی پر جوش انداز میں ترغیب دے، اور قرآن مجید اور احادیث شریفہ کی روشنی میں اسلامی احکامات پر عمل کرنے پر جو وعدے ہیں ان کو پر اثر انداز میں بیان کرے اور اللہ کی رضا مندی کی خوشخبری بھی دے اور اللہ کے غضب اور عذاب سے ڈرائے۔

خطیب کی ذمہ داری

خطیب کو چاہیے کہ وہ حاضرین کو اسلام کی بنیادی باتیں بتائے، اللہ پر ایمان کس طرح ہو، اللہ کے صفات جلیلہ پر ایمان کیسا ہو، اللہ کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں اور اللہ کے رسولوں کی تفصیل بیان کرے، اور آخرت، قیامت، جنت اور دوزخ کے احوال

وحقائق سے باخبر کرے، اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اطاعت کرنے والوں کیلئے کیا کیا تیار کیا ہے اور اس کی نافرمانی اور سرکشی کرنے والوں کیلئے کیا کیا تیار کر رکھا ہے ان کی تفصیل بھی بیان کرے، اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرنے کی دعوت دے، اور اللہ کے کلام کے ذریعہ انہیں نصیحت کرے، اللہ کے ذکر وشکر کی ترغیب دے، ایسی دینی باتیں بیان کرے جن سے ان کے دلوں میں ایمان اور توحید اور عمل کا جذبہ پیدا ہو جائے، اور وہ اس حالت میں اپنے گھر لوٹیں کہ ان کے دلوں میں اللہ کی محبت بسی ہوئی ہو۔ اور معاشرہ میں موجود برائیوں اور خرابیوں سے رونما ہونے والے بھیانک نتائج سے انہیں واقف کرائے، ایسی باتوں سے پرہیز کرے جن سے مسلمانوں میں اختلاف وانتشار پیدا ہو، مسلمانوں میں اتحاد واتفاق اور محبت پیدا کرنے والی باتیں بیان کرے، شرعی احتیاط کو ملحوظ رکھے، کسی خاص فرد کی طرف اشارہ نہ کرے جس سے اس کی ہجو ہو، حق بات کو ڈنکے کی چوٹ کہے۔ اپنی تعریف اور اپنی باتیں بیان کرنے کے بجائے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں اور نبی اکرم ﷺ کے ارشادات کے آئینہ میں دینی امور سمجھائے، لوگوں کے حالات کو مدنظر رکھے، ایسے محلے جہاں ملازمین رہتے ہوں اور انہیں اپنی ملازمت میں نماز کے فوری بعد جانا ہو ان کے اوقات کا بھی لحاظ رکھے تاکہ ان کی ملازمت پر حرف نہ آئے وغیرہ۔

پہلے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیج کر قرآن مجید کی چند آیتیں اور چند احادیث بیان کرے موقع کے لحاظ سے مسلمانوں کو نصیحت کرے، اور دوسرے خطبہ میں خدا کی حمد اور نبی ﷺ پر درود وسلام بھیج کر صحابۂ کرام بزرگان دین اور مسلمانوں کیلئے دعا کرے۔

یہ ضروری نہیں ہے کہ خطیب ایک ہی جمعہ میں مذکورہ تمام مضامین پر گفتگو کرے بلکہ ان میں سے چند باتیں ہی بیان کردے۔

خطبہ کی بارہ سنتیں

(۱) خطبہ پڑھنے کی حالت میں خطبہ پڑھنے والے کو کھڑا رہنا۔

(۲) دو خطبے پڑھنا۔

(۳) دونوں خطبوں کے درمیان میں اتنی دیر بیٹھنا کہ تین مرتبہ **سبحان اللّٰہ** کہہ سکیں۔

(۴) دونوں حدثوں سے پاک ہونا۔

(۵) خطبہ پڑھنے کی حالت میں منہ لوگوں کی طرف رکھنا۔

(۶) خطبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے دل میں **اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم** کہنا

(۷) خطبہ ایسی آواز سے پڑھنا کہ لوگ سن سکیں۔

(۸) خطبہ میں ان آٹھ قسم کے مضامین کا ہونا ۱) اللہ تعالیٰ کا شکر ۲) اس کی تعریف ۳) توحید ورسالت ۴) نبی ﷺ پر درود ۵) وعظ ونصیحت ۶) قرآن مجید کی آیتوں کا یا کسی سورت کا پڑھنا ۷) دوسرے خطبے میں پھران سب چیزوں کا اعادہ کرنا ۸) دوسرے خطبہ میں بجائے وعظ ونصیحت کے مسلمانوں کیلیئے دعا کرنا۔

(۹) خطبہ کو زیادہ طول نہ دینا بلکہ نماز سے کم رکھنا۔

(۱۰) خطبہ منبر پر پڑھنا اگر منبر نہ ہو تو کسی لاٹھی وغیرہ کا سہارا لے کر کھڑا ہونا۔

(۱۱) دونوں خطبوں کا عربی زبان میں ہونا۔

(۱۲) خطبہ سننے والوں کو قبلہ رو ہو کر بیٹھنا۔

نماز جمعہ فرض ہے؟

نماز جمعہ فرض عین ہے، یعنی ہر شخص کو اس کا پڑھنا ضروری ہے، جمعہ کی نماز کا انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور جان بوجھ کر نماز جمعہ چھوڑنے والا فاسق ہے، نماز جمعہ اسلام کے شعائر میں سے ہے یعنی نماز جمعہ ان چیزوں میں سے ہے جس سے اسلام پہچانا جاتا ہے۔

جمعہ کی نماز کن لوگوں پر فرض ہے

جمعہ کی نماز ہر عاقل، بالغ، آزاد، مقیم اور تندرست مسلمان پر فرض ہے، جمعہ کی نماز نابالغ بچوں، بیماروں، اندھوں، مسافروں اور عورتوں پر فرض نہیں ہے، لیکن اگر یہ لوگ پڑھ لیں تو ان کی نماز جمعہ ہو جاتی ہیں اور ان کو اس دن ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

عن طارق بن شهاب قال قال رسول الله ﷺ الجمعة حق واجب على كل مسلم فى جماعة الا على اربعة عبدمملوك اوامراة اوصبى اومريض۔

طارق ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم و واجب ہے، اس وجوب سے چار قسم کے آدمی مستثنیٰ ہیں، ایک غلام جو بیچارہ کسی کا مملوک ہو، دوسرے عورت، تیسرے لڑکا جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو، چوتھے بیمار۔

نماز جمعہ چھوڑنے پر وعید

نماز جمعہ چونکہ شعائر اسلام میں سے ہے اس کی اہمیت اور فرضیت سے ہر شخص واقف ہے، نماز جمعہ کو چھوڑنے پر جو وعیدیں حدیث میں آئی ہیں ان کو پڑھنے کے بعد اس کی اہمیت اور زیادہ دلوں میں بیٹھ جاتی ہے، اسی لئے ہم یہاں صرف تین ایسے احادیث پیش کرر ہے ہیں جن میں نماز جمعہ چھوڑنے والوں کیلئے وعید بیان کی گئی ہے۔

عن ابن عمر وابى هريره انهما قالا سمعنا رسول اللّٰه على اعواد منبره لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات اوليختمن اللّٰه على قلوبهم ثم ليكونن من الغفلين (رواه مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ ہم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ برسر منبر فرما رہے تھے کہ جمعہ چھوڑنے والے لوگ یا تو اس حرکت سے باز آئیں یا یہ ہوگا کہ انکے اس گناہ کی سزا میں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں ہی میں سے ہو جائیں گے اور اصلاح کی توفیق سے محروم کر دیئے جائیں گے۔

عن ابن عباسؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا فی كتاب لا يمحی ولا يبدل وفی بعض الروايات ثلثا (مسند شافعی)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی مجبوری کے جمعہ کی نماز چھوڑے گا وہ اللہ کے اس دفتر میں جس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوسکتا منافق لکھا جائیگا، اور بعض روایات میں تین دفعہ نماز جمعہ چھوڑنے کا ذکر ہے۔

عن ابی الجعد الضمری قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من ترك ثلث جمع تهاونا بها طبع الله على قلبه (ابوداؤد ترمذی)

ابوالجعد ضمری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی بلا عذر تین جمعہ تساہل وسہل انگاری اور آرام طلبی کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا، پھر وہ نیک عمل کی توفیق سے محروم ہی رہے گا۔

ادنی سے ادنی ایمان رکھنے والا بھی نماز جمعہ کی پابندی کرتا ہے، اور جو لوگ جمعہ کی نماز پڑھنے میں تساہل اور سستی کرتے ہیں اور جمعہ کی نماز کا چھوڑنا جن کا معمول ہوتا ہے ان کے بارے میں یہی دیکھا گیا کہ دین کی کوئی بھی بات ان پر اثر نہیں کرتی، گویا یہ بات ایسے ہی لوگوں پر صادق آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کی نماز مسلسل ترک کرنے کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں۔

نیز یہ کوئی معمولی بات نہیں کہ کسی کے بارے میں لفظ منافق لکھ دیا جائے ،اللہ کے بندوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ایمان کی بقاء کیلئے اور نفاق سے بچنے کیلئے نماز جمعہ کا اہتمام کریں۔

حضور ﷺ نے جمعہ کی نماز چھوڑنے والوں کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جولوگ نماز جمعہ بغیر عذر چھوڑ دیتے ہیں ان کے گھروں میں آگ لگا دوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

من ترك الجمعة ثلاث جمعات متواليات فقدنبذالاسلام وراء ه

جس شخص نے تین جمعہ پے در پے چھوڑ دیئے اس نے اسلام کو پس پشت پھینک دیا۔

ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص مرگیا اور وہ جمعہ اور جماعت میں شریک نہ ہوتا تھا اس کے حق میں آپ کیا فرماتے ہیں، انہوں نے جواب دیا کہ وہ دوزخ میں ہے پھر وہ شخص ایک مہینہ تک برابر ان سے یہی سوال کرتا رہا اور وہ یہی جواب دیتے رہے (احیاء العلوم)

نماز جمعہ کی رکعتیں

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول الله ﷺ اذاصلی احدکم الجمعة فلیصل بعدھا اربعا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھے تو چاہیے کہ اس کے بعد چار رکعت اور پڑھے۔

عن عبداللّٰہ بن عمرؓ قال کان النبی ﷺ لایصلی بعد الجمعة حتی ینصرف فیصلی رکعتین فی بیته۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ مسجد سے گھر تشریف لے جاتے پھر گھر ہی میں دو رکعتیں پڑھتے تھے (بخاری، مسلم)۔

احادیث میں نماز جمعہ کے بعد کی سنتوں کے بارے میں جو روایات ہیں ان میں دو رکعت کا بھی ذکر ہے، چار کا بھی اور چھ رکعت کا بھی، امام ترمذیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کیا ہے کہ وہ جمعہ کے بعد دو رکعت اور اس کے بعد چار رکعت گویا کل چھ رکعت بھی پڑھتے تھے۔

اس لئے فقہاء کرام کے اقوال بھی اسی میں مختلف ہیں، بعض حضرات دو کو ترجیح دیتے ہیں، بعض چار رکعت کو اور بعض چھ رکعت کو، احتیاط اسی میں ہے کہ جمعہ کے بعد کل چھ رکعتیں پڑھی جائیں۔

نماز جمعہ سے پہلے چار رکعتیں سنت موکدہ نماز جمعہ کی دو رکعت، نماز جمعہ کے بعد چار رکعتیں سنت موکدہ پھر دو رکعتیں غیر موکدہ، ان سنتوں کے علاوہ کچھ حضرات نوافل بھی پڑھتے ہیں۔

جمعۃ الوداع کیا ہے؟

عوام میں رمضان المبارک کا آخری جمعہ بڑی اہمیت کے ساتھ مشہور ہے اور اس کو **جمعة الوادع** کا نام دیا جاتا ہے، لیکن احادیث شریفہ میں آخری جمعہ کی کوئی الگ خصوصیت وفضیلت ذکر نہیں کی گئی بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ آخری جمعہ یا **جمعة الوادع** کا جو تصور یہاں رائج ہے حدیث شریف میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔

بعض لوگوں کی عادت ہے کہ وہ آخری جمعہ کے خطبہ میں رمضان المبارک کے فراق و وداع کے مضامین بڑے رقت آمیز انداز میں بیان کرتے ہیں لیکن حضرات فقہاء نے آخری جمعہ میں فراق وداع کے مضامین بیان کرنے کو مکروہ لکھا ہے(آپ کے مسائل

اوران کاحل ، زبدۃ الفقہ صفحہ ۲۰۶ جلد۲ میں لکھا ہے) رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے خطبہ میں وداع وفراق کے مضامین پڑھنا آنحضرت ﷺ واصحاب کرامؓ وسلف صالحین سے ثابت نہیں ہے، اگر چہ فی نفسہ مباح ہے لیکن اس کے پڑھنے کو ضروری سمجھنا اور نہ پڑھنے والے کو مطعون کرنا برا ہے اور بھی کئی برائیاں ہیں ان خرابیوں کی وجہ سے ان کلمات کا ترک لازمی ہے تا کہ ان خرابیوں کی اصلاح ہو جائے۔

ختم شد